السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حیات کی اقسام احادیث کی ورشنی میں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

احادیث معتبرہ وقرآن سے ثابت ہے کہ حیات تین قسم کی ہے۔ دنیاوی۔ دوسری: برزخی۔ تیسری۔ اخروی۔ سب سے اقوی حیات اخروی ہے، قرآن کریم میں شہداء پر امت کا اطلاق کرنے سے منع کیا گیا ہے، اوران پر حی ہونے کا حکم لگایا گیا ہے اور یہ حیات برزخی ہے جس کو نوعیت اور کیفیت کا ہم کو علم نہیں ہے۔ اور یہ حیات برزخی تمام مرنے والوں کے لیے ثابت ہے جن میں انبیا، شہداء سے اقویٰ اور شہداء کی حیات برزخی عام مومنین سے اقویٰ ہے۔ حیات برزخی اور حیات اخروی، دونوں ہماری نظروں اور شعور واحساس سے غائب اور غیر معلوم اور غیر مدرک اور غیر محسوس ہیں۔

حیات اخروی قیامت کے قائم ہونے کے بعد متحقق ہوگی، حیات برزخی کو حیات اخروی پر قیاس کرنا اور اس کے لیے حیات اخروی کے احکام ثابت کرنا قیاس غائب علی الغائب ہے اور یہ جہل قبیح ہے۔ اسی طرح حیات برزخی کو حیات دنیوی پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہے کہ یہ قیاس غایب علی الحاضر ہے اور یہ بھی جہل ہے۔ برزخ میں روح مع ذرات الجسم راحت یا تکلیف محسوس کرتی ہے۔ اسی کا دوسرا نام عذاب قبر ہے اور راحت فی القبر ہے، نہ معلوم آپ کے مولانا یا علامہ عذاب برزخ کے قائل ہیں یا نہیں؟

التحیات میں ''السلام علیک ایھا النبی،، خطاب کے ساتھ آں حضرت ﷺ کی زندگی میں تمام صحابہ نماز میں پڑھا کرتے تھے، چاہے وہ آپ کے پیچھے نمار میں شریک ہوں یا مدینہ کی کسی اور مسجد میں۔ یا مدینہ سے باہر دوسرے بلاد مفتوحہ میں نماز پڑھیں، سب کے سب اسی لفظ مذکور کے ساتھ ''التحیات،، پڑھتے تھے۔ یہی حال آپ ﷺ کی وفات کے بعد اب تک رہا ہے اور رہے گا۔

کسی اہل حدیث کے ذہن میں یہ چیز نہیں ہوتی کہ آپ ﷺ خارج میں ہر مصلی کے پاس حاضر اور موجود ہتے ہیں، بلکہ یہ خطاب صرف ذہن میں متصور وجود کو ہوتا ہے۔

(مکاتیب شیخ رحمانی بنام محمد امین اثری ص: 124 125 126

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 39

محدث فتویٰ